الفضل

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

جلد ۲۷ | مورخہ ۲ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۲ فروری ۱۹۳۹ء | نمبر ۴۳

اسلام میں قطعاً انسان پرستی کی تعلیم نہیں دی گئی

بانیٔ آریہ سماج سوامی دیانند جی نے دیگر مذاہب خصوصاً اسلام کے خلاف جس رنگ میں نکتہ چینی کرنا اپنا کمال سمجھا۔ وہ اگرچہ اسلام کے متعلق ان کی انتہائی ناواقفیت پر دال تھا۔ اور ساتھ ہی بے جا ضد اور ہٹ دھرمی کا ثبوت۔ تاہم ان کے پیرو بھی جب اسلام کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ تو بالکل وہی طریق اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اپنے سوامی سے بہت زیادہ قابلِ ملامت ٹھہرتے ہیں کیونکہ جن باتوں کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔ اور نہایت مدلل طور پر اعتراضات کو رد کر دیا گیا ہے۔ انہی کو پھر دوہرانا شروع کر دیتے ہیں۔

۱۹ فروری کے آریہ اخبار "پرکاش" میں "دنیا کی موجودہ حالت اور ویدک دھرم" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا گیا ہے اس میں ایک طرف تو یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ:-

"اسلام نے دنیا میں بدھ دھرم کی ناستکتا (دہریت) کو دور کیا۔ اور آستکتا (وحدانیت) کا پرچار کیا۔ چھوٹی آہنسا کو چھڑایا۔ اور بت پرستی کو دور کیا۔ لیکن وہ بھی انسان پرستی کو دنیا سے نہ مٹا سکا"۔

کیوں۔ اس لئے کہ اسلام نے کہا:۔

"جب تک محمد صاحب پر ایمان نہ لاؤ گے۔ نجات حاصل نہ ہو گی۔ ان کو خوش کرو۔ وہ خوش ہو جائیں گے تو گناہ بخشوا دیں گے۔ اور خدا کے دربار میں سفارش کریں گے۔ اور بہشت مل جائے گی"۔

ان سطور میں اگرچہ اسلام کی یہ خوبیاں تسلیم کی گئی ہیں۔ کہ اس نے دنیا میں پھیلی ہوئی دہریت کو دور کیا۔ چھوٹی رحم دلی سے لوگوں کو چھڑایا۔ بت پرستی کا قلع قمع کیا۔ مگر یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ وہ انسان پرستی مٹا نہ سکا۔ مگر یہ سراسر غلط ہے۔ اور یہ وہی ٹھوکر ہے۔ جو خود سوامی دیانند جی نے بھی کھائی اور عام طور پر آریہ کھاتے چلے آتے ہیں حالانکہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے خالص توحید دنیا میں قائم کی۔ اور خدا پرستی کے سوا اور کسی کی پرستش کی اجازت نہیں دی اور انسان پرستی کا کلیتہً استیصال کر دیا ہے بے شک یہ درست ہے۔ کہ اسلام کہتا ہے:۔

"جب تک محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایمان نہ لاؤ گے۔ نجات حاصل نہ ہو گی"۔

لیکن ایمان لانے کا مطلب انسان پرستی کس عقل و فہم کی بناء پر کہا جا سکتا ہے۔ اسلام نے خدا تعالےٰ کی وحدانیت کا اقرار کرانے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے لئے ایک نہایت ہی جامع و مانع کلمہ تجویز کر دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ۔ یعنی ایک مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ یہ اقرار کرے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی پرستش کے قابل نہیں ہے۔ وہ ایک ہی ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ پھر وہ یہ اقرار کرے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالےٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اب غور فرمایئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ آپ خدا تعالےٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ انسان پرستی کا کوئی شائبہ بھی پایا جاتا ہے قطعاً نہیں۔ بلکہ آپ پر یہ ایمان لانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ کوئی مسلمان آپ کی پرستش کا خیال تک دل میں نہیں لا سکتا۔ اور نہ روئے زمین پر مسلمانوں کا کوئی فرقہ ایسا ہے۔ جو آپ کی پرستش کرتا ہو۔

پھر یہ بھی بالکل غلط ہے۔ کہ مسلمان آپ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ وہ خوش ہو جائیں گے۔ تو گناہ بخشوا دیں گے۔ خدا کے دربار میں سفارش کریں گے۔ اور بہشت مل جائے گی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب خود اپنے متعلق یہ فرمایا۔ کہ میری بخشش بھی خدا تعالےٰ کے رحم پر ہی منحصر ہے۔ تو پھر دوسروں کی بخشش آپ کے ہاتھ میں کس طرح ہو سکتی ہے۔ باقی رہی آپ کی خوشنودی۔ اگر آپ نے اس کیلئے کوئی ایسا کام بتایا ہو جس کا فائدہ آپ کی ذات یا آپ کی اولاد کو پہونچتا ہو۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ آپ نے لوگوں کی نجات اپنے

اختیار میں رکھی ہے۔ لیکن اگر آپ نے اپنی خوشنودی اس بات میں قرار دی ہے۔ کہ انسان اپنے خالق و مالک کے احکام کی پیروی کرے۔ اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اور اسکا محبوب بن جائے۔ تو پھر اس پر کیا اعتراض پڑ سکتا ہے۔ اگر کوئی باپ اپنے بیٹے سے یہ کہے۔ کہ اگر تم میری خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تعلیم کی اعلےٰ سے اعلےٰ ڈگری حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور ایک سعادت مند بیٹا ایسا ہی کرنے لگ جائے تو کیا اس سے یہ سمجھا جائے گا۔ کہ وہ اعلےٰ تعلیم نہیں حاصل کر رہا بلکہ اپنے باپ کی پرستش کر رہا ہے۔ کیونکہ اس کے مد نظر باپ کی خوشنودی ہے۔ اگر نہیں تو پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بتائے ہوئے احکام پر چلکر خدا تعالےٰ تک پہونچنے کی کوشش کرنا جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا ہے وہاں اس میں آپ کی پرستش کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ اور اس قسم کا خیال محض جہالت کا نتیجہ ہے ؎

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ فروری ۱۹۳۹ء۔ آج پونے چار بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ حضور نے مقامی امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔ بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور بخیریت لاہور پہنچ گئے ہیں۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بخار کھانسی اور نزلہ کے علاوہ درد خنیقہ کی بھی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؎

کل شام محلہ دار الرحمت میں ڈاکٹر محمد عبد اللہ خان صاحب آف کوہاٹ نے اندھاپن کی روک تھام کے سلسلہ میں اہل محلہ کو مفید ہدایات بتائیں ؎

مجلس مشاورت میں عورتوں کا حق نمائندگی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ "عورتوں کے حق نمائندگی کے متعلق یہ عارضی فیصلہ کرتا ہوں کہ جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہ اپنی لجنہ رجسٹرڈ کرالیں۔ یعنی میرے دفتر سے اپنی لجنہ کی منظوری حاصل کرالیں۔ پھر ان کو جنہیں میری اجازت سے منظور کیا جائے گا مجلس مشاورت کا ایجنڈا بھیجوایا جایا کرے گا۔ وہ رائے لکھ کر پرائیویٹ سیکرٹری کے پاس بھیجدیں۔ میں جب ان امور کا فیصلہ کرنے لگوں گا تو ان کی آراء کو بھی مد نظر رکھ لیا کروں گا۔ اس طرح عورتوں مردوں کے جمع ہونے کا جھگڑا بھی پیدا نہ ہوگا۔ اور مجھے بھی پتہ لگ جائے گا۔ کہ عورتیں مشورہ دینے میں کہاں تک مفید ہوسکتی ہیں۔ ان کی رائیں فیصلہ کرتے وقت مجلس میں سنادی جائیں گی۔ یہ عارضی طور پر ان کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں"

حضور کے مندرجہ بالا فیصلہ کی تعمیل میں ہر سال ان لجنات اماء اللہ کو جو دفتر ہذا میں رجسٹری شدہ ہیں ایجنڈا مشاورت بھیجا جاتا رہا ہے۔ لیکن سوائے چند لجنات کے کسی کی طرف سے تحریری آراء نہیں آئیں۔ لہذا عرض ہے کہ ہر لجنہ اماء اللہ کو جسے ایجنڈا بھیجا جائے۔ تحریری آراء بھیجکر اپنے حق نمائندگی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے ؎

پرائیویٹ سیکرٹری

چندہ تحریک جدید کی منظوریوں کے متعلق ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانی کے متعلق جو خطوط وعدوں کے پیش ہوئے ان کی منظوری کی اطلاع دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید بفضل خدا ہر دوسرے دن ارسال کرتا رہا ہے۔ مگر باوجود اس کے ایک جماعت کے سکرٹری مال تحریک جدید نے حضور کو شکایت کی کہ دفتر نے میرے خط کا جواب نہیں دیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دفتر سستی اور غفلت سے کام کر رہا ہے۔ اس پر حضور نے تحریر فرمایا۔

"وعدہ پہونچ چکا ہے تسلی رکھیں۔ آجکل کام اس قدر ہے کہ رات دن دفتر لگا ہوا ہے۔ سستی نہیں بلکہ حیرت انگیز چستی سے کام کر رہا ہے پھر بھی کام ختم نہیں ہوتا۔ میں خود اس وقت کہ رات کے ایک بجے ہیں ڈاک دیکھ رہا ہوں۔ اور ابھی آدھی ڈاک پڑی ہے"

احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آج دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہونے والے وعدوں کے خطوط کا جواب ارسال کر کے فارغ ہو چکا ہے۔ اب کسی دوست کے خط کا جواب جو منظوری وعدہ کے متعلق ہے باقی نہیں رہا۔ اگر کسی جماعت یا افراد کو منظوری وعدہ کی اطلاع نہ ملی ہو۔ تو ان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ یا تو ان کا وعدہ حضور کے پیش نہیں ہوا۔ یا ان کی منظوری کی اطلاع ڈاکخانہ میں ضائع ہو گئی ہے۔ اس لئے ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ براہ راست دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید سے اپنی منظوری کا فیصلہ کرلیں۔ تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے والے احباب کو خواہ جماعت کے سکرٹری ہوں یا افراد یہ بات اچھی طرح سے یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ چندہ تحریک جدید کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت بغیر کسی توسط کے براہ راست صرف فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان کے پتہ سے ہونی چاہیئے ؎

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

بہائیت کے متعلق ایک نہایت ضروری مضمون

حال میں ایک بہائی خیالات رکھنے والے صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں چند سوالات لکھ کر بھیجے۔ ان کے جواب میں ابوالبرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ایک مفصل مضمون لکھا ہے۔ اور نہایت عمدگی سے بہائیت کی اصل حقیقت پیش کی ہے۔ مضمون کی اہمیت کے لحاظ سے اگلے پرچہ میں سارا مضمون درج کیا جائے گا۔ امید ہے کہ ناظرین دلچسپی سے مطالعہ کرینگے

مرکزی چندوں کی رقم میں سے سوائے ناظر یا افسر صیغہ کے کسی اور کو قرض نہ دیا جائے

احباب اور جماعتہائے مقامی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب قاعدہ صدر انجمن احمدیہ مرکزی چندہ کی رقم سوائے ناظر یا افسر صیغہ کے۔ جب وہ دورہ پر ہوں کسی اور کو قرض نہ دی جائے۔ اگر کوئی جماعت یا عہدہ دار بلا منظوری نظارت ہذا مندرجہ بالا استثنیٰ کے علاوہ از خود خرچ کرے گا۔ تو اس کی ذمہ داری اس پر ہوگی۔ اور وہ اس کے لئے جوابدہ ہوگا۔

ناظر بیت المال

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۳۸۸) احمدی ہی سچا متقی ہے

جب ۱۹۱۴ء میں غیر مبایع الگ ہوئے۔ تو انہی دنوں مسجد نور میں مولوی صدر الدین صاحب سے مسئلہ کفر و اسلام پر میری گفتگو ہوئی۔ اس گفتگو کے دوران میں میں نے ان سے کہا۔ کہ ان لوگوں کو آپ ٹٹول کر دیکھیں گے۔ تو معلوم ہوگا کہ در اصل اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ تعلق نہیں رکھتے اس پر مولوی صاحب کہنے لگے۔ میں بہت سے غیر احمدیوں کو جانتا ہوں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت اور سچا عشق رکھتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ اصل سے عشق ہو۔ اور جب اس کا ظل یا بروز یا وُہی خود سامنے آئے۔ تو اس سے مخالفت اور انکار ہو۔ در اصل وُہ رواجی اور کہنے کی محبت ہے۔ جب ظل اور بروز آگیا۔ اور ان لوگوں نے اس کا انکار کر دیا۔ تو واضح ہوگیا۔ کہ ان کا دعوٰے جھوٹ تھا۔

اس کے بعد بھی مدتوں سے میں ایسے فقرے لوگوں سے سُنا کرتا ہوں۔ کہ فلاں شخص گو احمدی جماعت میں داخل نہیں ہے۔ مگر بڑا متقی ہے میں اس کے ماننے کو تیار نہیں ہوں کیونکہ قرآن مجید فرماتا ہے والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولٰئک ھم المتقون (زمر) یعنی جو شخص صداقت لے کر مامور ہوا۔ وہ اور جس نے اس کی تصدیق کی۔ وُہی لوگ اصلی متقی ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے مصدقوں کے سوا کسی کو متقی سمجھنا بالصراحت قرآن کے خلاف ہے۔ اور ایسے فقرے استعمال کرنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔ اس کا اثر یہ ہے کہ لوگ ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ وُہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ مامور من اللہ کی جماعت سے الگ رہ کر بھی انسان سچا متقی ہو سکتا ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ لوگ اسے متقی کہتے ہیں۔ جو زنا۔ شراب اور رشوت سے پرہیز کرتا ہو۔ نماز روزہ کا پابند ہو حاجی ہو۔ اور مونہہ پر یکمشت و دو انگشت ڈاڑھی ہو۔ حالانکہ تقوٰے دل کا فعل ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ کی ہیبت اور خوف سے ہمیشہ اتنا بھرا رہے۔ کہ ظاہری گناہوں سے بچا رہے۔ اور دل بھی پاک ہو۔

میرے ایک رشتہ دار تھے۔ جو بہت نمازیں۔ نوافل اور اذکار پڑھا کرتے تھے۔ اور یوں بھی بڑے بادیانت اور محتاط دکھائی دیتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے۔ کہ ہم خود بزرگ ہیں۔ ہمیں کسی مامور کی ضرورت کیا ہے۔ آخر ایک دفعہ ایک زمینداری کے مقدمہ میں ایک غلطی کی وجہ سے ان کے ہاتھ سے زمین جانے لگی۔ تو فوراً چند جھوٹے گواہ کھڑے کر کے گواہیاں دلوا کر اپنی جائداد بچائی۔ اور خود میرے سامنے اقرار کیا۔ کہ کوئی صورت بچنے کی نہ تھی اس لئے ہم نے ایسا کیا۔

اس وقت مجھے یاد آیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی ایسے وقت آئے۔ مگر آپ نے سچ کو نہ چھوڑا اور جائداد ضائع کر کے اور خدا کی خوشنودی کو مقدم کر کے دکھا دیا۔ کہ تقوٰے یہ ہے۔

در اصل بات یہ ہے۔ کہ تقوٰے پر عمل کرنا تو دور بات ہے۔ عام لوگ تقوٰے کے معنی بھی نہیں جانتے۔

(۳۸۹) قارُون

حضرت موسٰے علیہ السلام کی قوم میں بھی بعض ان کے منکر تھے۔ ایک مشہور آدمی کا نام تو قارون ہی تھا۔ جو غالباً سُود پر روپیہ چلاتا تھا۔ اور طرح طرح کی شرارتیں کرتا رہتا تھا۔ جب لوگ اسے کہتے۔ کہ تو خدا کا شکر کر کہ تجھے اس نے اتنا مال دیا ہے۔ تو کہا کرتا۔ انما اوتیتہ علےٰ علم۔ یہ تو میں اپنے علم کے زور پر کماتا ہوں۔ کیا خدا نے مجھے چھپر پھاڑ کر دیا ہے؟ جو میں اتنی خیرات کروں۔ خیر جب عذاب الٰہی آیا۔ تو اس کے گھر کی چھت گر پڑی۔ شاید شہتیر کو دیمک نے کھا لیا تھا یا گھن لگ گیا تھا۔ چھت گری تو گھر والا بھی دب کر مر گیا۔ یا زلزلہ آیا اس سے زمین کے اندر دب گیا۔ ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں خدائی غضب بعض دفعہ عالمگیر اور قومی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ انفرادی۔ قرآن مجید میں صرف اتنا ذکر ہے۔ فخسفنا بہ وبدارہ الارض (قصص) یعنی گھر میں دھنس گیا۔ اور وُہ بھی اسی میں دب گیا۔ باقی یہ قصے کہ زمین کے اندر وہ اور اس کا گھر داخل ہونے اور دھنسنے شروع ہوئے۔ یہاں تک کہ آج تک وہ تحت الثریٰ میں برابر سفر کرتا چلا جاتا ہے یہ باتیں کہانی کے طور پر ہیں۔ عبارت۔ اور حالات سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی وجہ سے وہ ہلاک ہوگیا۔

یہ ضروری نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی سزا یا اس کا عذاب ضرور کسی انوکھی طرز پر نازل ہو۔ ہاں انوکھی اور معجزہ والی بات یہ ہے۔ کہ اس نے موسٰے کی مخالفت کی تھی۔ وہ اس کے نتیجہ میں ہلاک ہوگیا۔ اور موسٰے علیہ السلام کی قبولیت پر مُہر کر گیا۔

دوسری بات جو عجوبہ سمجھی جاتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ اس کی کنجیاں اس قدر تھیں۔ کہ کنجی بردار ان کے اٹھانے سے تھک جاتے تھے۔ مگر میں نے تو آج کل دیکھا ہے۔ کہ ایک ایک سیف کی اٹھارہ اٹھارہ کنجیاں ہوتی ہیں۔ ہر سوراخ کی دو کنجیاں۔ اور سیف میں ہر خانہ مقفل ہونے کے قابل ہوتا ہے اگلے زمانہ میں تو بڑے بڑے بھدے قفل اور پاؤ پاؤ بھر کی ایک کنجی ہوتی تھی۔ کنجی بردار جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتے تھے۔ تیس چالیس کنجیوں کو ہی کمر میں لٹکا کر تھوڑی دیر میں تھک جاتے ہوں گے۔ غرض یہ بھی کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔

عصبۃ کے معنے جماعت کے بھی ہیں۔ اور امیروں کے کئی کئی نوکر ہوتے ہی ہیں۔ وہ اپنی نوکری کے وقت باری باری کنجیوں کا گچھا اٹھا کر اس کے ہمراہ رہتے ہوں گے۔ ایسی حالت میں تھک جانا۔ یا اتنی کنجیوں سے تکلیف اٹھانا مالک کی امارت کی علامت ہے۔ نہ یہ کہ وُہ دُنیا کے سب دولتمندوں سے زیادہ مالدار تھا۔ نہ اس سے پہلے کوئی ایسا مالدار گزرا۔ نہ بعد میں۔ یہ سب مبالغے ہیں۔

(۳۹۰) مومن خُدا کو کتنا پیارا ہے

ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذابا عظیما (نساء) مومن خدا کو اتنا پیارا اور عزیز ہے۔ کہ اگر کوئی اسے جانکر مار ڈالے۔ تو اس کی سزا جہنم ہے۔ اس میں ہمیشہ رہے گی۔ اللہ کا اس پر غضب اور اللہ کی اس پر لعنت اور اس کے لئے عظیم الشان عذاب تیار ہے۔ یہ تہدید۔ یہ تخویف۔ اور اس قدر پُرجوش آیت کسی اور گناہ کے لئے قرآن میں موجود نہیں ہے۔ سوائے نفاق کے۔

مختلف مقامات میں تبلیغِ احمدیت

جگت ضلع بدایوں میں تبلیغ

مولوی محمد یونس صاحب بریلی سے لکھتے ہیں۔

۱۸ دسمبر ۱۹۳۸ء کو مولوی شبیر احمد صاحب نے موضع جگت ضلع بدایوں میں اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے کی غرض سے جلسہ منعقد کیا۔ اور جس کا اعلان بذریعہ مطبوعہ اشتہار کر دیا گیا تھا۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے بریلی کی جماعت نے ہر طرح تعاون کیا۔ صدارت کے فرائض موضع جگت کے ایک شریف الطبع اور منصف مزاج ہندو رئیس پنڈت ہرنام سنگھ صاحب نے سرانجام دئیے۔ جن کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ شبیر احمد صاحب نے وفات مسیح کے موضوع پر مؤثر تقریر کی۔ پھر ماسٹر حبیب احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ نے "صداقت احمدیت" پر تقریر کی۔ حاضری کافی تھی۔ ہمارا جلسہ قریب الاختتام تھا۔ کہ غیر احمدی نعرے لگاتے ہوئے گڑبڑ ڈالنے کی غرض سے آ گئے۔ اور آتے ہی مقابل پر جلسہ شروع کر دیا۔ ہندوؤں اور دیگر شرفاء نے ان کی اس حرکت پر اظہار نفرین کیا۔ حیرت ہے۔ کہ چند روز بعد غیر احمدیوں نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں لکھا کہ احمدی مناظرہ سے بھاگ گئے۔ حالانکہ نہ کوئی مناظرہ طے ہوا۔ اور نہ کہیں اس کا ذکر آیا۔ ہمارے خلاف لوگوں کو بھڑکانے کے لئے ایک فتوےٰ بھی شائع کیا گیا۔ کہ احمدیوں سے تعلقات رکھنا حرام ہے۔ اس پر شبیر احمد صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں مخالفوں کے اعتراضات کے جوابات بالوضاحت دیئے۔ مولوی صاحب اس کے علاوہ بھی اور مقامات پر انفرادی تبلیغ کرتے ہیں۔

اجمیر شریف میں تبلیغ

عبدالشکور صاحب قریشی لکھتے ہیں کہ

مولوی عبدالمالک خان صاحب مولوی فاضل مبلغ یو۔پی اجمیر بغرض تبلیغ تشریف لائے۔ اور شہر کے معززین کو پیغام احمدیت پہونچایا۔ ہر طبقہ میں تبلیغ کی گئی۔ بفضل خدا اچھا اثر ہوا۔ بعض لوگوں نے احمدیہ لٹریچر پڑھنے کی خواہش ظاہر کی۔ ایک پادری صاحب سے دو روز گفتگو ہوئی۔ اور آریہ سماج کے ایک پرچارک سے بھی آریہ سماج میں جا کر دو گھنٹہ تک مسئلہ قدامت روح اور بعض دیگر اختلافی مسائل پر تبادلہ خیالات ہوا۔ ہر دو مقامات پر عیسائی اور آریہ صاحبان موجود تھے۔

ترنتارن میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

عبدالمنان صاحب لکھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ دیرووال کا تبلیغی جلسہ ۴-۵ فروری کو ہوا۔ جس میں بندہ بھی بعض غیر احمدی دوستوں کو ساتھ لے گیا۔ چنانچہ اس میں سے ایک دوست نے احمدیت قبول کر لی۔ اور اسی وقت بیعت کی۔ اپنے اعتراضات کا حل چاہا اور خدا کے فضل سے ان کی تسلی ہو گئی۔ اور انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔ چونکہ ترنتارن میں جماعت احمدیہ کا کبھی کوئی جلسہ نہ ہوا تھا۔ اس لئے ۱۶ فروری کو شہر میں جلسہ کی اچھی طرح سے منادی کرائی گئی۔ اور رات کو جوبلی پارک میں جلسہ ہوا۔ تین چار صد کے قریب ہندو اور مسلمان جمع ہوئے شیخ مبارک احمد صاحب نے اسلام پر تقریر کی۔ جس میں اسلام کے اصول اور اس کی تعلیم بالوضاحت بیان کر کے دیگر ادیان کے ساتھ مقابلہ کیا۔

بعدہ گیانی واحد حسین صاحب نے سکھ مسلم اتحاد پر ایک تقریر کی۔ جس میں انہوں نے ثابت کیا کہ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان تھے۔ سکھوں کو چاہیئے کہ ان کی پیروی کریں۔ تقریر کے آخر میں سوال کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ مگر کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔ ایک غیر احمدی مولوی جمال الدین صاحب نے سٹیج پر آ کر تمام حاضرین کی طرف سے گیانی صاحب و شیخ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے نہائت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ نیز درخواست کی کہ پھر بھی تشریف لایا کریں۔

میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس جلسہ کے انتظام میں حصہ لیا۔ خصوصاً جناب چودہری محمد شریف صاحب رئیس اعظم و میونسپل کمشنر ترنتارن اور جناب چودہری جمال الدین صاحب اور جناب خواجہ سلطان بخش صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر و مولوی عبدالرحمٰن صاحب وکیل اور میاں فیروز الدین صاحب کا۔

راولپنڈی میں تبلیغ احمدیت

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ حلقہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔ کہ کوہاٹ کے ماسٹر نظام الدین صاحب نے جو چیلنج جماعت احمدیہ کو دیا۔ اس کے متعلق تصفیہ کے لئے میں کوہاٹ گیا۔ اور ماسٹر صاحب سے ملکر تصفیہ کی کوشش کی۔ مگر وہ گفتگو پر بالکل آمادہ نہ ہوئے۔ اور اس بات پر مصر رہے۔ کہ بذریعہ تحریر فیصلہ کیا جائے۔ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ اشتہارات کے ذریعہ اپنی شہرت کر سکیں۔ آخر ان کو خط لکھا گیا۔ مگر ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا۔

راولپنڈی کی جماعت نے ماہ جنوری میں دو اجلاس کئے۔ عموماً یہاں ہر ماہ ایک جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں سیکرٹریان اپنے اپنے شعبوں کی ماہواری رپورٹیں پیش کرتے اور جماعت کو اس کی ذمہ واری کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ ان جلسوں میں بھی یہی پروگرام رہا۔ تحریک جدید کے وعدوں کی تحریک کے لئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ سنایا گیا۔ اور دوستوں نے وعدے لکھوائے۔ اس کے علاوہ چار خاص اجلاس ہوئے۔

یہاں کی مجلس انصار اللہ کافی سرگرم ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس کے دو اجلاس ہوئے۔ اور ایک یوم التبلیغ منایا۔ ہر ایک ممبر نے صبح سے شام تک تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ایک پیر صاحب نے جن کے پاس ہمارے انصار اللہ تبلیغ کے لئے گئے۔ دوسرا وقت اپنے مولوی کو بلانے کے لئے مقرر کیا۔ اور بعض انصار اللہ میرے ساتھ پھر ان کے پاس گئے۔ کوئی مولوی تو آیا نہیں۔ لیکن پیر صاحب ہمیں ایک حکیم کے پاس لے گئے۔ جہاں دو گھنٹے گفتگو ہوئی۔ ایک جگہ ایک اہلحدیث مولوی کے ساتھ دو گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کیا۔ اور تمام جماعت میں تحریک کی کہ سال میں نئے احمدی بنانے کے لئے وعدے لکھوائیں۔ درس میں انصار اللہ باقاعدہ حاضر ہوتے ہیں۔ اور دوسروں کو تحریک کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہاں کی مجلس انصار اللہ نہائت محنت اور شوق سے کام کر رہی ہے۔ اور سلسلہ کی خدمات نہائت باقاعدگی سے ادا کرتی ہے۔ دوسرے مقامات کی مجالس انصار اللہ کو بھی چاہیئے کہ اسی شوق سے کام کریں۔ خدام الاحمدیہ بھی مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔ اور دوستوں کو نماز اور درس میں شامل ہونیکے لئے گھروں سے بلا کر لاتے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کا ایک جلسہ ہوا جس میں میں نے تقریر کی۔ اور عورتوں کو احمدیت کے رنگ میں رنگین اور بچوں کی صحیح تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعض عورتوں نے بھی تقریریں کیں۔ ایک جلسہ چھوٹے بچوں کا ہوا۔ جس میں میں نے تقریر کی۔ اور بچوں کو توجہ دلائی۔ کہ احمدیت کے قالب میں اپنے آپکو ڈھالنے کی کوشش کریں۔ علاوہ ازیں میں نے پندرہ معززین سے ملاقاتیں کرکے ان کو پیغام حق پہونچایا۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

مولانا ابوالکلام آزاد کا پریس انٹرویو

۱۷ فروری کو پشاور میں یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ کو مولانا نے ایک انٹرویو دیا جس میں کہا۔ کہ کانگرس نے صوبہ سرحد میں عہدے تجربتہً قبول کئے تھے۔ اور میں یہاں یہ دیکھنے آیا تھا۔ کہ یہ تجربہ کہاں تک کامیاب ہوا ہے۔ یہاں کی منسٹری پہلے سے مضبوط ہے۔ میں نے پراونشل کانگرس کمیٹی، اسمبلی کی کانگرس پارٹی اور منسٹری کو علیحدہ علیحدہ ہدایات دیدی ہیں۔ اگر ان پر عمل کیا گیا۔ تو کانگرس کے مفاد کے لئے بہت مفید ہوگا۔ صوبہ کی کانگرس کمیٹی کا صدر اور جنرل سکرٹری آئندہ اسمبلی کی کانگرس پارٹی کی میٹنگوں میں شامل ہو سکیں گے۔ بلکہ اس کے ممبر سمجھے جائیں گے اس صوبہ میں جرائم کی روز افزوں تعداد کا سوال آل انڈیا اہمیت رکھتا ہے۔ اور کانگرس جلد اس کی طرف متوجہ ہو گی۔

جب آپ سے دریافت کیا گیا۔ کہ آیا وزارتیں کانگرس پروگرام کا مستقل جزو بن چکی ہیں۔ تو آپ نے کہا کہ ایک نہ ایک دن کانگرس کو وزارتیں چھوڑنی پڑیں گی۔ مگر ہمارا آئندہ طرز عمل واقعات کی رفتار پر منحصر ہے۔ اس سوال کے متعلق کہ آیا کانگرس میں انشقاق کا اندیشہ ہے۔ آپ نے کہا۔ الیکشن کسی خاص سوال پر نہیں لڑا گیا۔ اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک کانگرس کے بنیادی اصول اور پروگرام میں تبدیلی نہ ہو۔ اس میں پھوٹ پیدا نہیں ہو سکتی۔ اگر حکومت نے فیڈریشن کو زبردستی ٹھونسنے کی کوشش کی۔ تو کانگرس ہر ممکن طریق سے اس کا مقابلہ کرے گی۔ اب کے جنگ زیادہ شدید ہوگی۔ اور منظم طریق پر لڑی جائے گی۔ ملک اس کے لئے ۱۹۳۰ء کی نسبت زیادہ بہتر طرح تیار ہے۔

ریاستی تحریک اور کانگرسی وزراء

صوبہ سی۔ پی کے وزیر اعظم مسٹر روی شنکر شکلا نے ریاستی تحریک کے سلسلہ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ کانگرسی وزراء کو چاہیئے۔ کہ ریاستوں میں داخل ہونے والے جتھوں کی رہنمائی کریں۔ اور عوام پر عائد شدہ پابندیوں کو دور کرائیں۔ اگر میرے ساتھی وزراء ایک ایک کر کے گرفتار ہوتے جائیں۔ تو میں ان کی جگہ کانگرسی ممبروں میں سے نئے وزیر مقرر کرتا جاؤں گا۔ تاآنکہ اسمبلی کی کانگرس پارٹی سب کی سب گرفتار ہو جائے۔ اس کے بعد کام اس طرح چلایا جا سکتا ہے۔ کہ جدید گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت وزیر اعظم چھ ماہ کے لئے ایسے اشخاص کو بھی وزیر مقرر کر سکتا ہے۔ جو اسمبلی کے ممبر نہ ہوں۔ اس لئے باہر سے کانگرسیوں کو وزارت پر مقرر کر لیا جائے گا اگر ایسے موقعہ پر گورنر نے مداخلت کی۔ تو کانگرس جانتی ہے۔ کہ اسے کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ گو ہائی کمانڈ کی طرف سے وزارتوں کے نام کوئی ہدایات نہیں آئیں۔ تاہم میری رائے میں ایسا ضرور ہونا چاہیئے۔ یہ بات ازروئے آئین ناجائز نہیں۔ کیونکہ وزراء نے ملک معظم کی وفاداری کا حلف لیا ہوا ہے۔ والیان ریاست کی وفاداری کی ان پر کوئی ذمہ واری نہیں۔

بھیرہ کے قریب مدفون شہر

ایک گذشتہ پرچہ میں بھیرہ کے قریب ایک مدفون شہر کے برآمد ہونے کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ مزید کھدائی کے بعد اس کام کے انچارج ڈاکٹر سی۔ ایل۔ فیبری کی رائے ہے۔ کہ یہ شہر تین میل لمبا اور دو میل چوڑا تھا۔ اور کئی ہزار سال سے چلا آتا تھا۔ جو غالباً ۱۷۲۱ء میں کسی ناگہانی اور اچانک آفت مثلاً زلزلہ یا طغیانی کی وجہ سے غرق ہوا۔ کھدائی کرتے پر شیشہ کی بنی ہوئی بعض ایسی اشیاء دستیاب ہوئی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ شیشہ کے کام میں یہ لوگ خاص مہارت رکھتے تھے۔ بہت سے سونے کے سکے بھی دستیاب ہوئے ہیں۔ جو احمد شاہ ابدالی کے زمانہ کے ہیں۔ ڈاکٹر فیبری کا بیان ہے کہ یہاں سے بعض ایسی چیزیں ملی ہیں۔ جو ہندوستان کے کسی عجائب گھر میں موجود نہیں۔ اور جن سے ہزاروں سال پہلے کا تمدن آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ ایک لوہار کی دوکان۔ کمہار کا دکان اور حجامت بنانے کا سامان بالکل اصلی حالت میں برآمد ہوا ہے۔ ایک ایسی پختہ عمارت نکلی ہے۔ جس میں اینٹیں چونے کے ساتھ لگائی گئی ہیں۔ اور تعمیر بہت پختہ ہے۔ حقے اور ان کی چلمیں بہت تعداد میں مل رہی ہیں۔ مہاتما بدھ کا بھی ایک بت ملا ہے۔ انچارج کا خیال ہے۔ کہ اس کے قریب ہی دو اور شہر بھی دفن شدہ ہیں۔ اور اس کی مکمل کھدائی کے بعد وہاں کام شروع کریں گے۔ اس مقام پر کھدائی کا کام ۱۵ جنوری ۳۹ء کو شروع کیا گیا تھا۔ اور تیسرے ہی روز مکانوں کی دیواریں نظر آگئی تھیں۔

گاندھی جی کے نام لارڈ لوتھین کا مکتوب اور اسکا جواب

چند روز ہوئے لارڈ لوتھین نے گاندھی جی کو لکھا تھا۔ کہ آپ کا فلسفہ عدم تشدد اس صورت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا میں فیڈرل نظام رائج کیا جائے۔ اسوقت یورپین مسئلہ بہت الجھا ہوا ہے۔ اور اسکا بہترین حل یہی ہے۔ کہ یورپ کی ۲۵ اقوام کو ایک ایسی حکومت کے ماتحت کر دیا جائے۔ جو جمہوری آئین پر مبنی ہو۔ اور جو تمام یورپین مسائل کو متضاد اور متصادم اقوام کے مسائل کی صورت میں نہ دیکھے۔ بلکہ ایک ہی فیڈریشن کے مختلف خود مختار اجزاء تصور کرتے ہوئے قوانین وضع کرے اور ہندوستان کا مسئلہ بھی اسی صورت میں حل ہو سکتا ہے۔ کہ یہاں فیڈرل نظام قائم کیا جائے۔ عدم تشدد کی کامیابی کیلئے جمہوری فیڈرل نظام لابدی ہے۔

گاندھی جی نے اس کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ دنیا کی ساری سوسائٹی عدم تشدد کی وجہ سے قائم ہے۔ اور آئندہ نظام دنیا کی بنیاد بھی ہوگا۔ لیکن فی الحال میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ایسے نظام حکومت کی تفاصیل کیا ہوں گی۔ جو کلیۃً عدم تشدد پر مبنی ہوگا۔ میں نے روشنی پائی ہے۔ اگرچہ وہ ابھی مبہم ہے۔ ابھی تک مجھے خود بھی اس کے متعلق مکمل علم کا دعویٰ نہیں ہے۔ تاہم یہ میں جانتا ہوں۔ کہ اس کے بغیر دنیا میں جمہوری حکومت کا قیام ناممکن ہے۔ حکومت ہند کا جدید آئین محض ایک وقتی چیز ہے۔ اور میرا ذہن فیڈرل آئین کو قبول نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کا مقصد غیر مساوی طاقتوں کے درمیان اشتراک پیدا کرنا ہے۔ ریاستیں برطانوی ہند سے بہت دور پیچھے ہیں۔ اس لئے یہ حالات موجودہ یہاں فیڈریشن کا قیام کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک عدم تشدد کو محض ایک پالیسی کے بجائے ناقابل شکست عقیدہ اور زندہ طاقت کے طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا۔ دنیا کا امن اور جمہوریت کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ اس کے متعلق میرے تجربات ابھی تک ہندوستان تک محدود ہیں۔ اگر میں اس میں کامیاب ہو گیا۔ تو دنیا اسے قبول کرنے پر مجبور ہو گی۔

ہندوستان پر جاپانی حملہ کا خطرہ

مرکزی اسمبلی میں ۱۹ فروری کو سوالات کا جواب دیتے ہوئے ڈیفنس سیکرٹری نے کہا کہ چین میں جاپان کے داخل ہو جانے کی وجہ سے اب اس کی طاقت ہندوستان کی شمال مشرقی سرحد سے صرف پانسو میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہے۔ تاہم یہ کوئی تشویش کی بات نہیں۔ دریافت کیا گیا۔ کہ کیا چیٹفیلڈ کمیٹی نے اس مسئلہ پر غور کیا ہے۔ اس کے جواب میں کہا گیا۔ کہ اس کمیٹی نے

پنجاب میں مالیہ کا نظم و نسق

تشخیص کے تدریجی پیمانہ کے ماتحت رعایتیں

تشخیص کے تدریجی پیمانہ کے طریق کی وجہ سے خریف ۱۹۳۶ء میں پنجاب میں مالیہ کے متعلق تقریباً ۳/۴ ۲۵ لاکھ روپیہ کی معافیاں دی گئیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالیہ کے متعلق تشخیص کے تدریجی پیمانہ کا طریق اس صوبہ کے نظم و نسق کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ ابھی تک یہ صرف چند اضلاع میں رائج کیا گیا ہے لیکن دوسرے صوبوں میں اس کے متعلق بہت دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ گذشتہ سال دو صوبوں کے ریونیو منسٹر اس طریق کا مطالعہ کرنے کی غرض سے پنجاب آئے تھے اس طریق کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے ماتحت ایک خاص معیار کے بالمقابل زرعی اجناس کی قیمتوں میں کمی بیشی کے ساتھ ساتھ مالیہ کے متعلق سرکاری مطالبہ خود بخود گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔

مندرجہ ذیل رقبوں میں خریف ۱۹۳۶ء میں یہ طریق رائج تھا۔

(۱) ضلع لائل پور (تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے توسیع کردہ حلقہ کے ایک چھوٹے حصہ کے سوائے)

(۲) ضلع شیخوپورہ کی رکھ برانچ نو آبادی کا حلقہ۔

(۳) اضلاع منٹگمری و ملتان میں رقبہ جات نو آبادی لوئر باری دوآب

(۴) اضلاع منٹگمری و ملتان میں نو آبادی نیلی بار (غیر دوامی رقبہ جات مالکان کے سوائے)

معافی کی شرحیں

مذکورہ بالا پہلے دو علاقوں میں مالیہ میں آٹھ آنہ چھ پائی فی روپیہ کی تخفیف منظور کی گئی تھی۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے توسیع کردہ حلقہ کے اس چھوٹے حصہ میں جہاں اس وقت تک تشخیص کا تدریجی پیمانہ نافذ نہیں کیا گیا۔ حکومت نے فصل مذکور کے متعلق مالیہ میں ۷ آنہ فی روپیہ کی شرح سے مالیہ معاف کیا ہے۔

اضلاع منٹگمری و ملتان کے رقبہ جات نو آبادی لوئر باری دوآب میں معیاری مطالبہ کا ۳۵ فی صدی معاف کیا گیا نو آبادی نیلی بار کے ان رقبہ میں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ فصل کی موجودہ تشخیص میں ۳۵ فی صدی کی تخفیف منظور کی گئی۔ اسی شرح کے حساب سے نو آبادی لوئر باری دوآب میں تخفیف کی گئی تھی۔ مذکورہ بالا چار رقبوں میں ان رعایتوں کی وجہ سے خریف ۱۹۳۶ء کے مطالبہ میں تقریباً ۳/۴ ۳۵ لاکھ روپیہ کی تخفیف ہوئی۔

اس کے علاوہ معمولی قواعد کے ماتحت مالیہ کی رقوم حسب معمول فیاضانہ پیمانہ پر معاف کی گئیں یا ان کی وصولی ملتوی کر دی گئی۔ جن رقوم کی وصولی ملتوی کی گئی۔ ان کی میزان ۲۵ لاکھ روپیہ تھی۔ اور تقریباً ۲۱۲۰۰۰ روپیہ معاف کیا گیا۔

ان رقبوں میں جہاں تشخیص کے تدریجی پیمانہ کا طریق ابھی تک نافذ نہیں کیا گیا۔ حکومت پنجاب نے ان نرخوں کے مقابلہ میں جو بندوبست کے وقت فرض کئے گئے تھے۔ زرعی اجناس کی قیمتیں گر جانے کی وجہ سے مالیہ میں خاص معافیاں دیں۔ مختلف اضلاع میں خریف ۱۹۳۶ء کے متعلق جو رقوم معاف کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع	رقم	
۱۔ انبالہ	۱۸۲۳۳	روپیہ
۲۔ گوجرانوالہ	۱۰۰۳۵	"
۳۔ شیخوپورہ	۳۴۷۱۹	روپیہ
۴۔ گجرات	۷۷۳۱۰	"
۵۔ شاہ پور	۱۵۷۳۰۰	"
۶۔ اٹک	۱۹۴۸	"
۷۔ منٹگمری	۱۷۴۴۱	"
۸۔ جھنگ	۷۴۲۳۷	"
۹۔ ملتان	۱۹۰۱۹	"
۱۰۔ مظفر گڑھ	۱۳۳۷	"
۱۱۔ ڈیرہ غازیخان	۷۶۵۹۸	"
میزان =	۴۸۸۱۷۶	"

گھٹنے بڑھنے والا مالیہ

گھٹنے بڑھنے والے مالیہ کی زیادہ تر شعبہ آبپاشی کی طرف سے تشخیص کی جاتی ہے۔ اور یہ تشخیص عام طور پر پختہ رقبہ پر کی جاتی ہے۔ کاشتکار کو خرابہ کی شکل میں امداد دی جاتی ہے۔

ان صورتوں میں مالیہ کی معافی عام طور پر آبیانہ میں معافی کے بعد دی جاتی ہے خرابہ کے متعلق معمولی قواعد کے ماتحت مندرجہ رقوم معاف کی گئیں۔

آبیانہ	۶۳۴۱۷۱	روپیہ
مالیہ	۲۳۲۱۱۶	"

خرابہ کے متعلق معمولی معافیوں کے علاوہ جہاں کہیں خشک سالی قحط۔ کیڑوں وغیرہ کی وجہ سے نقصان پہنچنے کے باعث ایسی معافیوں کی ضرورت ہوئی۔ آبیانہ کے متعلق خاص معافیاں دی گئی ہیں۔ قسمت انبالہ میں آبیانہ کے متعلق ۲۷۹۰۳۱ روپیہ کی معافیاں دی گئیں۔ ضلع لائل پور میں ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ کیگٹ۔ مرید والہ اور دجکوٹ کے نزدیک بعض دیہات میں ژالہ باری ہوئی فصلوں کا کھیت وار معائنہ کیا گیا۔ اور آبیانہ اور مالیہ کے متعلق بالترتیب ۲۰۰۱۱ روپیہ اور ۹۷۷۴۱ روپیہ کی معافیاں دی گئیں۔

لاہور میں آبیانہ کی معافی

ضلع لاہور میں دیسی کپاس کی فصل کو نہری پانی کی کمی اور بارش کی قلت کی وجہ سے نقصان پہنچا۔ چنانچہ آبیانہ میں ۱۱۰۸۱۶۰ روپیہ کی معافی منظور کی گئی۔ نو آبادی نیلی بار کی جو یا سب ڈویژن میں جوار کی فصل پر سوراخ کرنے والے کیڑوں کا حملہ ہوا۔ یہاں بھی ۸۹ دیہات میں کھیت وار معائنہ کیا گیا اور نقصان زدہ کھیتوں کو نصف معافی دی گئی۔ جو آبیانہ اور مالیہ کے متعلق بالترتیب ۱۸۲۴ اور ۱۱۰۲ روپیہ تھی۔ اس طرح صوبہ کے نہری آبپاش رقبوں میں شعبہ آبپاشی نے آبیانہ اور مالیہ کے متعلق جو تشخیص کی اس میں بالترتیب کل ۱۱۱۳۵۰۹ اور ۱۵۸۸۱ روپیہ کی خاص معافیاں دی گئیں۔

تقاوی کی وصولی بھی فیاضانہ پیمانہ پر ملتوی کی گئی۔ اپریل سے دسمبر ۱۹۳۶ء تک کے دوران میں ۵۶۸۰۰۶ روپیہ کی وصولی ملتوی کی گئی اور ۱۲۷۱۸۲ روپیہ معاف کیا گیا۔ اضلاع حصار و گڑگانواں میں جہاں موسمی بارش نہ ہونے کی وجہ سے خشک سالی رونما ہو گئی ہے۔ اور ضلع ملتان کے ان رقبوں میں جہاں ژالہ باری ہوئی۔ سب سے زیادہ رقوم کی وصولی ملتوی کی گئی۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

بقایادار جماعتوں میں عہدہ دار نہیں رہ سکتے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے مطابق جو حضور نے مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں فرمایا۔ کوئی شخص جو بقایادار ہو مقامی جماعت کا عہدہ دار نہیں رہ سکتا۔ اور نہ ہی مجلس مشاورت میں نمائندہ منتخب کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے جن عہدہ داروں کے ذمہ بقایا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ اپنے بقائے جس قدر جلد ہو سکے۔ صاف کریں۔ بصورت دیگر وجوہات پیش کر کے نظارت ہذا سے مہلت کی درخواست کریں۔ ورنہ ایسا نہ ہو۔ کہ ان کو اس نقص کی وجہ سے اپنے عہدہ سے سبکدوش ہونا پڑے۔

(ناظر بیت المال)

وصیتیں

نمبر ۵۳۲۱: منکہ اللہ بخش ولد حاجی نبی بخش صاحب قوم شیخ قریشی عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت آغاز دعوے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ساکن امرتسر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو اس رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان بعمارت پختہ دو منزلہ کوچہ وکیلاں جس کے ساتھ ایک دوکان بازار کی طرف۔ اور متصل کوچہ وکیلاں کرموں ڈیوڑھی ایک دوکان بعمارت پختہ۔ علاوہ ازیں تین مکانات مع چوبارہ ہائے بعمارت پختہ تخمیناً ۱۶ ہزار روپیہ ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ ۱۶ سو روپیہ ہے میرا ارادہ ہے کہ اس کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے ادا نہ کر سکوں۔ تو حصہ وصیت مندرجہ بالا جائیداد سے وصول کر لیا جائے۔

العبد۔ اللہ بخش بقلم خود
گواہ شد۔ نور الدین احمدی تاجہ
گواہ شد۔ شیر محمد تاجہ قادیان۔

نمبر ۵۳۲۳: منکہ کلثوم بیوہ منشی شیخ حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم۔ قوم شیخ قانونگو عمر ستر سال۔ تاریخ بیعت ابتداء ۱۸۸۹ء ساکن موضع حاجی پور ڈاکخانہ پھگواڑہ ضلع جالندھر ریاست کپورتھلہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد منقولہ کچھ نہیں۔ اور غیر منقولہ جائیداد از قسم زرعی زمین واقعہ موضع حاجی پور سب کی سب رہن ہے۔ مجھے اس سے کوئی آمدنی نہیں۔ اور نہ ہی اس پر میرا قبضہ ہے۔ اگر وہ میری زندگی میں فک ہو جائے۔ اور میں اس پر قابض ہو گئی۔ تو میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو میری وفات پر اگر میں اپنی زندگی میں حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نہ کر سکی۔ تو میرے ورثاء اس کو ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے جو سب مبائع احمدی ہیں۔ میری اسوقت پانچ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار چندہ حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ میری وفات پر جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا جو مہر تھا۔ وہ میں نے اپنے خاوند منشی شیخ حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم کو معاف کر دیا تھا۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا کلثوم موصیہ حال معرفت منشی عظیم الرحمٰن صاحب قادیان

گواہ شد۔ عظیم الرحمٰن احمدی بقلم خود۔ کارکن نظارت بیت المال۔ گواہ شد۔ ملک صلاح الدین بقلم خود پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱ دفعہ ۱۳ ایکٹ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۲

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ فضل کریم ولد عبد اللہ ذات ترکھان سکنہ بگو والہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار کے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی ایشور سنگھ ولد لدھا مل ذات اروڑہ سکنہ بگو والہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے قرضہ جات کے تصفیہ کیلئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو انکو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۴/۴/۳۹ دفتر بورڈ واقعہ ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت دس بجے صبح تاریخ ۱۲/۴/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کریگا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۱۲/۴/۳۹ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے۔ مورخہ ۷ ماہ فروری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شیو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ۔ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱ دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۲

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ چراغ الدین۔ فضل کریم۔ احمد دین پسران عبد اللہ اقوام ترکھان۔ سکنہ بگو والہ۔ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ قرضداران نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی ایشور سنگھ ولد سنت سنگھ ذات اروڑہ سکنہ بگو والہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضداران مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضداران مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو تمہیں قرضداران مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۱۲/۴/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت دس بجے صبح قبل دوپہر تاریخ ۱۲/۴/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۱۲/۴/۳۹ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۷ ماہ فروری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شیو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۱۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاستوں کے مسئلہ پر گاندھی جی اور وائسرائے کے مابین خط و کتابت ہو رہی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں کانگرسی وزارتوں کے لئے ڈائرکٹ ایکشن غیر ضروری ہو جائے گا۔ کیونکہ غالباً اس بارہ میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔

دہلی ۱۹ فروری "نیشنل کال" کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ گاندھی جی عنقریب کانگرس پالٹکس سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ انہوں نے مسٹر بوس سے کہدیا ہے۔ کہ ان کی صدارت میں وہ کسی امر میں مداخلت نہیں کریں گے۔ نیز یہ بھی خبر ہے کہ تری پوری کانگرس کے بعد بڑے بڑے لیڈر مستعفی ہو جائیں گے۔

امرتسر ۱۹ فروری۔ یہاں غیر زراعت پیشہ کانفرنس میں سٹہ اور سٹاک بند کرنے کا جو فیصلہ ہوا ہے۔ مگر وہ آڑھتیوں کا بیان ہے کہ اگر اسے عملی جامہ پہنایا گیا۔ تو گندم کا نرخ ڈیڑھ روپیہ من ہو جائے گا۔

امرتسر ۱۹ فروری۔ آج دیر کا ریلوے سٹیشن پر پٹھانکوٹ جانے والی گاڑی آکر ٹھہری۔ تو چھویوں اور لاٹھیوں سے مسلح نصف درجن ڈاکوؤں نے ایک کمرہ پر حملہ کر دیا۔ ایک بوڑھے سکھ کو زخمی کر کے اس کی لڑکی کا ٹرنک جس میں اڑھائی ہزار کی مالیت کے زیورات وغیرہ تھے۔ اٹھا کر لے گئے دوسرے مسافر خوف زدہ ہو کر منہ دیکھتے رہے۔ اور کسی نے چوں تک نہ کی یہاں سے سپیشل پولیس ڈاکوؤں کے تعاقب میں بھیجی گئی ہے۔

کلکتہ ۱۹ فروری۔ ہندو مہاسبھا کے صدر بیرسٹر ساورکر نے یہاں سکھوں کے ایک گوردوارہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سکھوں اور ہندوؤں کو باہمی اختلافات دور کر دینے چاہئیں اگر شہید گنج کے سلسلہ میں آپ کو امداد کی ضرورت ہوئی۔ تو میں اور مرہٹے آپ کی امداد کے لئے تیار ہیں۔

کراچی ۱۹ فروری۔ آج سندھ اسمبلی کے ممبروں سے بات چیت کے دوران میں سر آغا خان نے کہا۔ کہ فیڈریشن کا نفاذ یقینی ہے۔ گو اس کے نفاذ سے پہلے ہندوستانیوں کو راضی کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ بالخصوص ریاستی نمائندگان کے متعلق ضرور تبدیلی ہوگی۔ امید ہے کہ ہندوستان میں بہت جلد ایک کانفرنس ہوگی جس میں کانگرسی وزراء اور ریاستی نمائندے شامل ہونگے۔ اور فیڈریشن کے متعلق تبادلہ خیالات کریں گے۔ آپ نے کہا کہ گورنمنٹ بخوبی محسوس کر رہی ہے۔ کہ صوبوں میں اپر ہاؤس کوئی مفید کام نہیں کر رہے۔ اور غالباً پانچ سال کے بعد انہیں توڑ دیا جائے گا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے موثر کوشش کر رہا ہوں۔ آپ ۲۲ کو بذریعہ ہوائی جہاز یورپ جا رہے ہیں۔

پٹنہ ۱۹ فروری۔ بہار گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ سنہ ۱۹۲۰ء سے ۱۹۳۲ء تک جن سرکاری ملازمین کو سیاسی وجوہ کی بناء پر موقوف کیا گیا تھا۔ انہیں لازماً بحال کر دیا جائے۔

لدھیانہ ۱۹ فروری۔ بار روم میں پنڈت جواہر لال کو ایڈریس دینے سے جو قضیہ شروع ہوا تھا۔ وہ زیادہ نازک ہو گیا ہے سیشن جج نے بار کے صدر کو لکھا ہے کہ آج اپنا سامان اس کمرہ سے نکال لیا جائے۔ ورنہ باہر پھینک دیا جائے گا۔ نیز مجھے بتایا جائے کہ اس ایڈریس کی تائید میں کن وکلاء نے ووٹ دیئے تھے۔ صدر نے جواب دیا ہے۔ کہ بار کے فیصلہ کے بغیر میں یہ اطلاع آپ کو نہیں دے سکتا۔ آخر وقت مقررہ پر سیشن کورٹ کے عملہ نے فرنیچر اور دوسرا سامان باہر پھینک کر بار روم کو مقفل کر دیا۔

امرتسر ۱۹ فروری۔ غیر زراعت پیشہ کانفرنس آج ختم ہوگئی۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مارکیٹنگ بل کے خلاف ڈائرکٹ ایکشن کا فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ نہ غلہ خرید کیا جائے اور نہ قرضہ دیا جائے۔

کانپور ۱۹ فروری۔ اب حالات پرسکون ہیں۔ فسادات میں آج تک ۴۴ اشخاص ہلاک اور ۲۴۰ مجروح ہو چکے ہیں۔ اور ابھی بعض مجروحین کی حالت نازک ہے۔

پشاور ۱۹ فروری۔ سرحد اسمبلی میں ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ دس سال میں اضلاع سرحد میں قبائل کی لوٹ مار سے جو نقصان ہوئے ہیں۔ مرکزی حکومت انہیں پورا کرے۔ اگر وہ اس کے لئے آمادہ نہ ہو۔ تو صوبائی حکومت اس کے خلاف فیڈرل کورٹ میں دعویٰ دائر کر دے۔

دہلی ۱۸ فروری۔ چیٹفیلڈ کمیٹی کی رپورٹ کے پیش نظر فوجی حکام اس سوال پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں کہ ہندوستان میں اسلحہ سازی کا کام شروع کیا جائے۔ اور توپ ٹینک سازی کے لئے سرمایہ داروں کو سرمایہ لگانے کی اپیل کی جائے۔

الہ آباد ۱۹ فروری۔ ایک کانگرسی نے گذشتہ ۱۷ روز سے کانگرس کی بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کے طور پر بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔ گاندھی جی نے اسے لکھا۔ کہ میں خود کانگرس سے بدعنوانیوں کو دور کرنے کی فکر میں ہوں۔ اس لئے یہ برت کھول دیا جائے۔ چنانچہ اس نے گاندھی جی کے مشورہ پر عمل کر لیا۔

پشاور ۱۸ فروری۔ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے ملازمین بدستور ہڑتال پر ہیں حکومت کے نوٹس کے باوجود کسی نے کام شروع نہیں کیا۔ اس کی میعاد میں توسیع کا خیال ہے۔ سمجھوتہ کا کوئی امکان نہیں۔ وزیر اعظم اسی سلسلہ میں نوشہرہ جا رہے ہیں۔ عام خیال یہی ہے کہ حکومت ڈسپلن کو قائم رکھنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔

کلکتہ ۱۸ فروری۔ مسٹر سبھاش چندر بوس صدر آل انڈیا کانگرس بعارضہ انفلوائنزا اور برانکائٹس سخت بیمار ہیں۔ بخار بہت تیز ہے۔

لکھنؤ ۱۸ فروری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپیل کی ہے۔ کہ ریاستی کانفرنس کے کام کو چلانے کے لئے صاحب ثروت اصحاب مالی امداد دیں۔ فی الحال پندرہ ہزار روپیہ فوری طور پر درکار ہے

راولپنڈی ۱۸ فروری۔ پشاور سے واپسی پر یہاں مولانا ابوالکلام آزاد سے سوال کیا گیا کہ کیا ڈاکٹر کچلو کی مہاراجہ پٹیالہ کی پارٹی میں شمولیت کانگرسی اصول کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ کوئی ایسا فعل نہیں جس کی مذمت کی جائے۔

بمبئی ۱۸ فروری۔ گورنمنٹ ایک بل تیار کر رہی ہے جس کے رو سے تمام دکانیں رات کے نو بجے لازماً بند ہو جایا کریں گی۔ بلکہ تمام تھیٹر اور سینما بھی بند ہو جایا کریں گے۔ صرف اخبارات فروخت ہو سکیں گے۔ دس۔ کسی ادارہ میں بھی ملازمین سے آٹھ گھنٹے سے زیادہ کام نہیں لیا جا سکے گا۔ بارہ سال سے کم عمر کے بچے ملازم نہیں رکھے جائیں گے۔ ہر ملازم کے لئے ہفتہ میں ایک روز یا سال میں ۵۲ روز کی رخصت با تنخواہ ضروری ہوگی۔

کراچی ۱۸ فروری۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ریاست قلات کے ڈاکوؤں نے سندھ میں آکر ڈاکہ ڈالا تھا جس میں ایک سرکاری افسر بھی قتل ہو گیا تھا مجرم گرفتار ہو چکے ہیں۔ لیکن ریاست نے ان کو سندھ گورنمنٹ کے حوالہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔